© rasailojaraid.com

مطبوعات

THEOCRACY & ISLAMIC STATE از جناب پروفیسر عبدالحمید صاحب صدیقی ایم۔اے۔ شائع کردہ مکتبہ چراغ راہ کراچی قیمت ۸ آنے

اسلامی تحریک دلیل کی حسن قوت کے بل پر پیش قدمی کر رہی ہے اس کے خلاف ملحدانہ مغربی ذہن، مفاد پرستانہ سیرت اور ادباشانہ اطوار رکھنے والا طبقہ متفرقین سائنٹفک بنیادوں پر کوئی جوابی استدلال نہیں لا سکا۔ بس جھنجھلاہٹ میں آ آ کر کہا جاتا ہے کہ اسلامی ریاست کے نام سے تھیاکریسی قائم کی جا رہی ہے اس دعوے کے ساتھ کوئی ٹھوس استدلال سامنے نہیں آتا، کوئی علمی بحث نہیں کی جاتی۔ اسلامی ریاست کے مفہوم کا تجزیہ نہیں کیا جاتا محض دل کا بخار نکالا جاتا ہے اس سے کچھ اور فائدہ ہو یا نہ ہو، اپنے ساتھ کے بہت سے عقل زدوں کو الجھن میں مبتلا رکھا جا سکتا ہے۔ درحقیقت اسلامی ریاست کے تصور کو تھیوکریسی کے لفظ سے ایک طرح کی گالی دی جاتی ہے۔

ہمارے نوجوان رفیق پروفیسر عبدالحمید صاحب نے، جو اپنی تحریروں کے ذریعے قارئین کے حلقے میں متعارف ہو چکے ہیں، اس لوڈے پروپگنڈے کی قلعی کھولنے کے لیے ایک مبسوط مقالہ لکھا جو ترجمان القرآن اور وائس آف اسلام میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے اور اب پمفلٹ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ مقالہ مطالعہ و تحقیق پر مبنی ہے۔ اس میں ایک طرف یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام اس معنی میں مذہب ہے ہی نہیں جس معنی کے ساتھ تھیوکریسی کا تصور وابستہ ہے، دوسری طرف تھیوکریسی کی ماہیت کو واضح کر کے دکھایا ہے کہ اس کے کسی پہلو کا کوئی میل اسلام کے ساتھ نہیں ہے۔ تھیوکریسی عوام پر مذہبی طبقے کی حکومت کا نام ہے لیکن اسلام میں سرے سے طبقاتی تقسیم ہوتی ہی نہیں، بلکہ اجتماعی نظام جمہور کی مساویانہ حصہ داری کے ذریعے چلتا ہے۔ تھیوکریسی کے بنیادی فلسفے کی نگاہ میں حکومت اور سیاسی نظام ایک برائی ہے جس کو انسان صبر سے بھگتنے پر مجبور ہے، لیکن اسلام خلافت اور الٰہی حکومت کو رحمت قرار دیتا ہے۔ تھیوکریسی انسانی عقل کو دباتی ہے لیکن اسلام عقل کو بیدار کرتا اور اس کی تربیت کرتا ہے تھیوکریسی عوام میں علم کے فروغ کو روکتی اور صرف حکمراں طبقے میں محدود کرتی ہے، لیکن اسلام علم کو ہر فرد تک پہنچانے کا تقاضا کرتا ہے۔ تھیوکریسی عوام کو معاشی تباہ حالی سے نکالنے کی کوئی ذمہ داری نہیں لیتی۔ بخلاف اس کے اسلام معاشرے اور ریاست پر ایک ایک شہری کے معاشی استقلال کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اس طرح پروفیسر صاحب نے ایک ایک (باقی ص ۶۹ پر)

© rasailojaraid.com